ماڈیول ۷

تیمم کا بیان

وضو یا غسل/وضواور غسل دونوں کے لئے ایک ہی تیمم کافی ہے

پانی نہ ملنے کی صورت میں وضو یا غسل کے بجائے پاک مٹی سے تیمم کرنا چاہیئے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی تو ایک آدمی جماعت سے الگ تھا۔ آپ ﷺ نے اسے کہا تمہیں کس چیز نے نماز سے روکے رکھا؟ اس نے کہا مجھے حالتِ جنابت لاحق ہے اور مزید یہ کہ پانی بھی میسر نہیں ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم مٹی سے تیمم کرلو۔ یہ تمہارے لئے کافی ہے۔ [بخاری، مسلم]

جس کو پانی کے استعمال سے بیماری یا نقصان کا خطرہ ہو تو تیمم کرنا چاہیئے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم سفر پر نکلے تو ہم میں سے ایک شخص کا سر زخمی ہو گیا اسی رات اسے احتلام ہو گیا۔ انہوں نے اپنے ساتھیوں سے تیمم کرنے کی اجازت طلب کی۔ انہوں نے کہا تیرے لئے تیمم کرنے کی کوئی رخصت نہیں کیونکہ تم پانی کے استعمال پر قادر ہو، لہٰذا، اس نے غسل کیا اور وہ فوت ہو گیا۔ جب رسول اللہ ﷺ کو اطلاع ملی تو کہا: انہوں نے اسے قتل کر دیا۔ اللہ تعالی انہیں قتل کرے۔ انہوں نے علم نہ ہونے پر سوال کیوں نہ کیا۔ کیونکہ جہالت کا علاج سوال ہی تو ہے۔ [صحیح ابوداؤد]

فعلى هذا يتيمم الجنب للجرح مع وجود الماء بالمتابعات

شدید سردی کی وجہ سے تیمم کیا جاسکتا ہے۔

حضرت عمر بن العاص رضی اللہ عنہ کو جب غزوہ ذات السلاسل میں بھیجا گیا تو کہتے ہیں کہ ایک سخت سرد رات کو مجھے احتلام ہو گیا۔ غسل کرنے سے ہلاکت کا خوف تھا چنانچہ میں نے تیمم کر کے صبح کی نماز پڑھادی۔ جب آپ ﷺ کو بتایا گیا تو فرمایا: اے عمر، تم نے حالتِ جنابت میں لوگوں کو نماز پڑھادی؟ میں نے عرض کیا مجھے قرآن کی یہ آیت یاد آگئی "اے لوگو، اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو، اللہ تم پر بڑا ہی مہربان ہے۔" [سورۃ النساء:۲۹] اور میں نے تیمم کر کے نماز پڑھادی۔ یہ سن کر آپ ﷺ مسکرا دیئے اور کچھ نہیں فرمایا۔ [ابوداؤد]

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:"اگر تم بیمار ہو، یاحالتِ سفر میں ہو، یاتم میں سے کوئی ضروری حاجت سے فارغ ہو کر آیاہو یاتم عورتوں سے ملے ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو تم پاک مٹی سے تیمم کرو، اسے اپنے چہروں اور ہاتھوں پر مل لو۔[سورۃ المائدہ:٦]

نوٹ: ان آیات اور احادیث سے یہ معلوم ہوا کہ تیمم، وضواور غسل کا بدل ہے اور تیمم کے ساتھ ہر وہ کام جائز ہو جاتے ہیں جو وضواور غسل کے ساتھ جائز ہوتے ہیں۔

ایک مرتبہ مٹی پر ہاتھ مار کر ایک مرتبہ چہرے اور دونوں ہاتھوں [ہتھیلیوں] تک کا مسح کرنا۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے تیمم کے متعلق سوال کیا تو آپ ﷺ مجھے نے چہرے اور دونوں ہاتھوں کیلئے زمین پر ایک مرتبہ ہاتھ مارنے کا حکم دیا۔"ثم ضرب بيديه الأرض ضربة واحدة "

يتيمَّمُ بما على وجه الأرض، ترابًا كان أو غيره -لفظ"الصعید"سے مراد سطحِ زمین ہے؛ وہ مٹی ہو یا کچھ اور۔

عن ابی عمر رضی الله عنه قال: أقبل رسول الله من الغائط فلقيه رجل عند بئر جمل فسلم عليه، فلم يرد عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اقبل على الحائط فوضع يده على الحائط ثم مسح وجهه ويديه-

نوٹ: جس روایت میں چہرے کیلئے الگ اور ہاتھوں کیلئے الگ زمین پر ہاتھ مارنے کا ذکر ہے وہ ضعیف ہے۔اس کی سند میں [علی بن ظبیان] راوی ہے، وہ ضعیف ہے۔

اسی طرح ہاتھوں کا مسح صرف ہتھیلیوں تک حدیث میں وارد ہے۔احادیث کے الفاظ یہ ہیں: " ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ "[بخاری]

أنما يكفيك ان تضرب بيديك الأرض ثم تنفخ ثم تمسح بهما وجهك وكفيك۔[مسلم]

تجھے صرف اتناہی کافی تھا کہ تواپنی دونوں ہتھیلیاں زمین پر مارتا پھر ان میں پھونکتا اس کے بعد ان کے ساتھ اپنے چہرے اور اپنی ہتھیلیوں کا مسح کرتا۔یہ نبی ﷺ نے عمار رضی اللہ عنہ کو کہا تھا۔

نوٹ: جن روایات میں [الی الرفقین] کہنیوں تک ہاتھ پھیرنے کا ذکر ہے وہ تمام روایات ضعیف ہیں۔[نوٹ الذی قبلہ]

نوٹ: تیمم میں نیت اور بسم اللہ ضروری ہے اس لئے کہ یہ وضو کا بدل ہے۔

مسئلہ: تیمم توڑنے والی اشیاء وہی ہیں جو وضو توڑ دیتی ہیں۔

مسئلہ: اگر دورانِ نماز پانی مل جائے تو کیا تیمم ٹوٹ جاتا ہے یا یہ کہ نماز مکمل کر لی جائے گی؟

راجح بات یہ ہے کہ تیمم ٹوٹ جاتا ہے تو نماز چھوڑ کر وضو یا غسل کر کے دوبارہ نماز شروع کریں۔

اگر نماز سے فراغت کے بعد پانی مل جائے تو دوبارہ نماز ادا کرنا ضروری نہیں ہے۔

حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دو آدمی سفر پر نکلے اور جب نماز کا وقت ہوا تو ان کے پاس پانی نہیں تھا لہذا انہوں نے پاک مٹی سے تیمم کیا اور نماز ادا کر لی۔ پھر انہیں نماز کے وقت میں ہی پانی مل گیا ان میں سے ایک نے وضو کر کے دوبارہ نماز ادا کی جبکہ دوسرے نے ایسا نہ کیا۔ پھر دونوں نے اس کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کیا تو آپ ﷺ نے اس شخص سے فرمایا جس نے نماز نہیں دہرائی تھی " أَصَبْتَ السنة، وَأَجْزَأَتْكَ صَلَاتُكَ "[تم نے سنت کو حاصل کیا، تمہاری نماز ادا ہو گئی]۔ اور دوسرے شخص کیلئے فرمایا: تمہارے لئے دوگنا اجر ہے۔[ابوداؤد، نسائی]

مسئلہ: اگر پانی میسر ہو لیکن ناکافی ہو تو اس سے یکسر ترک کر کے صرف تیمم ہی کر لیا جائے وہ پانی استنجا اور نجاست دور کرنے کیلئے استعمال کرے۔

مسئلہ: پانی ملنے سے تیمم از خود ختم ہو جاتا ہے لہذا آنے والی عبادات کیلئے اگر حدثِ اصغر ہو وضو اور حدثِ اکبر ہو تو غسل کر کے نماز ادا کرنی چاہیئے۔

مسئلہ: کیا پانی تلاش کرنے کیلئے کوئی معین مسافت ہے؟

اس میں قاعدہ اور ضابطہ یہ ہے کہ پانی اپنی استطاعت اور قدرت کے مطابق تلاش کریں اور نماز کا وقت نہ نکلے۔

اگر پانی خریدنا پڑے تو اس پر پانی خریدنا واجب ہے الا کہ ان کے پاس قیمت نہ ہو۔

پانی میسر نہ ہونے پر ہمبستری کی اجازت ہے۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ مدینہ کی فضا [آب و ہوا] میرے ناموافق ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے صحرا بادیہ میں اونٹوں میں چلے جانے کا حکم دیا۔ چنانچہ، میں وہاں رہا پھر میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی "ابو ذر ہلاک ہو گیا!" آپ ﷺ نے پوچھا: کیا ہوا؟ میں نے کہا کہ مجھے جنابت لاحق ہوتی ہے اور مجھے آس پاس کہیں پانی بھی نہیں ملتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: إنَّ الصعيدَ الطيبَ طهورُ المسلمِ وإن لم يجدِ الماءَ عشرَ سنين۔[ابوداؤد]

پٹی یا پلاستر پر مسح کرنے کا حکم

اگر اندیشہ ہو کہ وقت نکل رہا ہے تو کیا تیمم کرنا جائز ہے؟

اسلام میں یہ توثابت ہے کہ جب پانی نہ ہوتو آدمی تیمم کر سکتاہے یا آدمی بیمار ہو یا سخت سردی کے باعث پانی استعمال کرنے میں ضرر یا نقصان کا خطرہ ہو تو اس صورت میں بھی تیمم کرنے کی اجازت ہے۔ مگر یہ کہیں بھی ثابت نہیں کہ انسان پانی استعمال کرنے پر قادر ہونے کے باوجود تیمم کرے۔ یہ بالکل غلط ہے اور یہ عذر بھی صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ جو شخص جسے وقت نکل جانے کا اندیشہ ہے وہ دو حالتوں سے خالی نہیں۔

۱۔ یہ اندیشہ اس کے اپنے عمل، سستی، غفلت کی وجہ سے لاحق ہوا ہے۔

۲۔ یا اس میں اس کا کوئی اختیار نہ تھا، مثلاً: وہ سو گیا تھا یا بھول گیا تھا۔

دوسری حالت میں اس کی نماز کا وقت ہی اس وقت شروع ہوا ہے جب وہ بیدار ہوا یا اسے یاد آیا تو اسے اسی وقت نماز ادا کر لینی چاہیئے۔

مَنْ نَسِيَ صَلاَةً، أَوْ نَامَ عَنْهَا. فَكَفَّارَتُهَا: أَنْ يُصَلِّيَهَا إِذَا ذَكَرَهَا